Dr. Musarrat Jahan
Guest Faculty / Asst. Professor
Dept. of Urdu, V.M. College, Hajipur
B.A Part III (H), Paper:- VI
Topic :- "Aangan Ka Tanqeedi Jaiza".

ناول "آنگن" کا تنقیدی جائزہ

زندگی بے شمار مسائل اور مختلف تصادمات سے عبارت ہے
معاملات بیرونی ہوں یا خانگی۔ قریب قریب سب کی جڑیں گھروں
اور آنگنوں میں پیوست ہوتی ہیں۔ اسی طرح اردو کی مشہور
و معروف ناول نگار خدیجہ مستور کا ناول "آنگن" ہے جس میں ایک
متوسط مسلم خاندان کی معاشرتی زندگی اور اس کے بنیادی مسائل
کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن گھر کی چہار دیواری میں یہ
محدود "آنگن" برصغیر کے ہر گھر کا آنگن بن گیا ہے، جہاں گھریلو
مسائل بھی ہیں اور گھر سے باہر کی آہٹیں، ان کے اثرات اور نتائج
بھی۔ "آنگن" کی اس وسیع دنیا میں کوئی ایسا موضوع نہیں جو
موجود نہ ہو۔ خدیجہ مستور نے ان تمام موضوعات کو خواہ تہذیبی
ہوں یا سیاسی، مذہبی ہوں یا تعلیمی ان سب کی پذیرائی کی ہے اور
لوک پلک کی کسی جنبش کو منجمد نہیں ہونے دیا ہے۔ نتیجتاً اس
ناول کے ہیئتی ڈھانچے میں بہت خوبصورت اور جامع الفاظ کی
مثالیں ملتی ہیں۔ مصنفہ نے حیات و کائنات کے چھوٹے سے چھوٹے
یا معمولی سے معمولی موضوع سے بھی بے اعتنائی نہیں برتی ہے۔ البتہ
ان مبحث پہلوؤں سے چشم پوشی ضروری ہے جو خاندان کے مختلف
الخیال افراد و اشخاص کے مابین انتشار و افتراق کا موجب ہوں۔ اس
گریز کے باوجود ناول جاذبیت، خوبصورتی اور جامعیت میں کوئی
خلل واقع نہیں ہوتا بلکہ یہ گریز ہی ناول کی معنوی خوبصورتی بن گئی ہے۔

Scanned with CamScanner

آنگن ایک ایسا ناول ہے جو بے پناہ سادگی اور معصومیت لیے ہوئے ہے۔ ناول نگار کو جس فنی شعور کی ضرورت ہوتی ہے وہ خدیجہ مستور کے یہاں موجود ہے۔ انہوں نے ناول کا تانا بانا سیدھی سادی باتوں اور روزمرہ کے واقعات سے تیار کیا ہے یہ ناول قاری کو اپنی زندگی سے بہت قریب محسوس ہوتا ہے۔ اسے اپنے بنیادی مسائل کا احساس دلاتا ہے اور یہ محسوس ہونے نہیں دیتا کہ وہ کسی اجنبی دنیا میں سفر کر رہا ہے۔ مصنفہ نے ناول میں جو تصویریں پیش کی ہیں ان کی حد سے زیادہ دلکشی اس امر میں ہے کہ وہ حد سے زیادہ نارمل ہیں۔ بڑے چچا کوئی غیر معمولی چیز نہیں ہیں بلکہ ان لاکھوں کروڑوں مسلمانوں میں سے ہی ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کانگرس کے نظریے پر استقلال سے قربان کر دی۔ اسی طرح صفدر عام کمیونسٹ، جمیل عام مسلم لیگی اور عالیہ کے ماموں عام سول سرونٹ ہیں۔ یہ برابر ہمارے مشاہدے میں آتے رہتے ہیں۔ چھمی سے زیادہ دلچسپ کردار اس ناول میں اور کوئی نہیں، وہ باقاعدہ مجاہد ہے۔ وہ اپنے باپ سے نفرت کرتی ہے۔ وہ ماڈرن لڑکی نہیں ہے مگر ایسی ضرور ہے جسے اوسط گھرانوں میں تیز طرار کا نام دیا جا سکتا ہے۔ عالیہ ایک نئی قسم کی کردار ہے جو اس ناول کی ہیروئن ہے۔ وہ نہ تو قرۃ العین حیدر کے کرداروں کی طرح انٹلکچوئل نہیں ہے اور نہ عصمت چغتائی کی شمن کی طرح آزاد ہے۔ وہ گھریلو عام لڑکی ہے۔ ان تمام کرداروں کی عام زندگی کے لئے مصنفہ نے مکالمے بھی عام انداز اور عام زبان میں ہی لکھے ہیں مگر یہ مکالمے ایسے ہیں جن میں تخلیقی دروبست کی خوبصورتی، دلکشی اور تازگی کی مہک بھری ہوئی ہے۔ یہ مکالمے چست، فطری اور برجستہ ہیں جو پلاٹ کے بہاؤ اور کرداروں کے تحرک میں ذرا بھی رکاوٹ نہیں ڈالتے ہیں بلکہ کہانی کے فطری بہاؤ کو اور بھی زیادہ رواں دواں رکھنے میں معاون ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مکالموں کو ملاحظہ فرمائیے۔

"جنگ کی کوئی بھی کہانی خوبصورت ہو سکتی ہے؟"

"یہ ہندو پوجا کرتے ہوئے اتنے خوبصورت کیوں معلوم ہوتے ہیں؟"

"میں جس طرح پڑھاؤں اسی طرح پڑھو، یہ اردو نہیں کہ ہر جاہل پڑھ لیتا ہے، یہ انگریزی ہے"

Continued.